عظیم رسول ﷺ کے عظیم ساتھی

جناب مولانا محمد منشاء کاشف صاحب

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود"

ترجمہ:۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی فضیلت وعظمت محاسن اور صفات کا بیان فرمایا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے اگر اس کے ساتھی اچھے ہوں تو وہ بھی اچھا ہوگا اور اگر اس کے ساتھی برے ہوں گے تو وہ بھی برا ہوگا۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

نبی اکرم ﷺ نے اس کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ "مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ" (مشکوۃ شریف)

اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک فروش اور آگ کی بھٹی دھونکنے والے

کی طرح ہے مشک فروش یا تو تجھے بطور تحفہ کچھ دے گا یا تو اسے خرید ے گا یا پھر کم از کم اسکے پاس جب تک رہے گا اچھی خوشبو پاتا رہے گا اور بھٹی کا دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا جب تک تو اس کے پاس رہے گا بری گندی بو پاتا رہے گا۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ اللہ تعالیٰ کے جن خوش قسمت بندوں کو اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی ہو جن پر آپ کی احسن سیرت، احسن اخلاق احسن افعال احسن کردار احسن گفتار کا پر تو پڑا ہو جنہیں آپ ﷺ نے حظ وافر عطا فرمایا ہو اور جو کامل طور پر آپ کے رنگ میں رنگے گئے ہوں ان مبارک اور سعید ہستیوں کا کیا ٹھکانہ؟

شیخ سعدی اپنی کتاب گلستان میں فرماتے ہیں۔

سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت نیک شد

اصحاب کہف کے کتے نے کچھ روز نیکیوں کی صحبت میں گزارے جس کی وجہ سے وہ بھی نیک ہوگیا۔ اب آپ اس سے ان مقدس ہستیوں کا اندازہ لگائیے جنہوں نے اپنی زندگی کے لیل ونہار ایک ایک ساعت اور ایک ایک لمحہ کائنات کی عظیم ترین وافضل ترین، بعد از خدا بزرگ تو ہی کی صحبت میں گزارا ہو۔ اور پھر بقول سعدی اس سگ اصحاب کہف نے خود ہی ان نیکیوں کا پیچھا کیا تھا لیکن ان پاکباز وپاک طینت ہستیوں کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی صحبت سے مستفید ہونے کے لئے رب کائنات نے منتخب فرمایا۔

"اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه" اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین اسلام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے ان کا انتخاب فرمایا تھا۔ (مشکوۃ شریف)

یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات نے ان مقدس ہستیوں کو تمام جہان والوں کے لئے معیار حق و صداقت اور کھرے کھوٹے کی کسوٹی قرار دیتے ہوئے اعلان فرمایا "فان آمنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا" اے میرے رسول کے صحابہ اگر یہ دنیا

جہان کے لوگ تمہاری طرح ایمان لائیں گے تو راہ راست پر ہوں گے۔ "وان تولو افانماھم فی شقاق" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۷) اور اگر انہوں نے اس بات سے اعراض کیا تو اختلاف ہی میں پڑے رہیں گے۔ اسی وجہ سے جملہ فرقہ ہائے ملت اسلامیہ ان کی صداقت ان کی دیانت ان کی امانت اور ان کی عدالت پر متفق ہیں "الصحابة کلھم عدول" تمام کے تمام صحابہ عادل ہیں۔

مقام صحابہ:۔ یہ وہ مقدس پاکباز پاک طینت ہستیاں ہیں جن کے احسن مراتب جن کے ارفع درجات اور جن کے اعلیٰ فضائل کو ملائکہ مقربین کی رفعت وعلومکانی بھی نہیں چھو سکی جن کے متعلق خود رب کائنات جل وعلیٰ فرمایا "والسبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضواعنہ واعدلھم جنت تجری تحتھا الانھرا خلدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم" (سورۃ التوبہ ۱۰۰)

اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے ہیں اور جو لوگ ان کے اور اسلام کے مدد گار ہیں اور جو لوگ نیکیوں میں ان کی تابعداری کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں جہاں نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے بلکہ پھران میں سے بعض تو وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ ان کے انتخاب میں رب کائنات کی چاہت اور ہادی کائنات ﷺ کی دعا شامل ہے حضرت عمر فاروقؓ اور پھر انکی کارگزاری پر رب کائنات اتنا خوش ہوا کہ انہیں رضی اللہ عنہم ورضواعنہ کے عظیم تحفہ سے نواز دیا یہی وجہ ہے کہ رب کائنات نے بعد میں قیامت تک آنے والوں کو صاف الفاظ میں فرمایا۔ "لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا" تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد راہ اللہ خرچ کیا ہے اور راہ اللہ لڑے ہیں وہ اس شخص کے برابر نہیں ہوسکتے جس نے فتح

مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا ہے اور جہاد کیا ہے ان لوگوں کے بہت ہی بڑے درجے ہیں۔ (الحدید)

نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کے ایمان ان کے جذبہ ایثار ان کی قربانیوں اور ان کے انفاق فی سبیل اللہ کی گواہی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "اکرموا اصحابی فانھم خیارکم" دیکھنا میرے صحابہ کی عزت و تکریم کرنا کیونکہ یہ تم سب سے بہتر ہیں۔

نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کی رفعت منزلت، شرف مرتبت کی گواہی اور ان سے بغض و کینہ پروری ان پر سب وشتم کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا مابلغ مد احدھم ولا نصیفہ" میرے صحابہ کو گالیاں مت دینا کیونکہ ان کا اتنا بلند مقام ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے صدقہ کردہ ایک مد تقریبا آدھا کلو اور آدھے مد (پاؤ) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (متفق علیہ)

صحابہ سے بغض کا نتیجہ :۔

ایک غزوہ میں ایسا ہوا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑوں پر لات مار دی۔ جس سے ان میں کچھ تکرار ہوگئی مختصرا یہ جب عبداللہ بن ابی راس المنافقین کو یہ اطلاع ملی تو اس نے برہم ہو کر مہاجر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کی اور انہیں اذل قرار دیا اس کی یہ بات خالق کائنات کو اتنی بری لگی کہ اسکے اور اس کے ہمنواؤں کے حق میں پوری سورت المنافقون نازل فرما کر ان کا پول کھول دیا اور مسلمانوں کے حق میں فرمایا "وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین" عزت حقیقتہ اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں ہی کے لئے ہے۔ "ولکن المنافقین لایعلمون" لیکن منافقون کو ان کی عظمت کا علم نہیں ہے ایک اور جگہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا۔ "واذاقیل لھم امنوا کما امن الناس قالوا انومن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لایعلمون" (سورۃ بقرہ ۱۳) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایسا ایمان لے آؤ، جیسا ایمان لائے ہیں (صحابہ کرام) تو وہ کہتے ہیں کیا

ہم ایمان لاویں گے جیسا ایمان لائے ہیں بیوقوف یاد رکھو بیشک یہی ہیں بے وقوف لیکن وہ اس کا علم نہیں رکھتے۔ اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ "اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقدا ذانی ومن اذانی فقدا ذی اللہ و من اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ" (ترمذی) میری امت کے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا تم میرے بعد انہیں ہدف ملامت مت بنانا۔ یعنی میرے اصحاب کے معاملہ میں ان کے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو ان کی عزت وعظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کرو، جو شخص ان سے محبت کرتا ہے پس میری محبت کے سبب ان کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے پس مجھ سے دشمنی کے سبب ان کو دشمن رکھتا ہے۔ یعنی ان سے محبت ود شمنی مجھ سے محبت و دشمنی ہے اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اس کو قریب ہی پکڑے گا ایسے لوگوں کے بارے میں خالق کائنات نے فرمایا ہے۔ "ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا" (سورۃ احزاب آیت ۵۷)

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے۔ اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یعنی اللہ اور رسول کے ناراض کرنے کو مجاز ایذا کہہ دیا گیا۔ "عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولو العنۃ اللہ علی شرکم" (رواہ الترمذی)

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو گالیاں دے رہے ہو تو تم یوں کہو تمہاری اس شرانگیزی پر اللہ کی پھٹکار برسے، "عن جابر عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال لا تمس النار مسلما رانی اورای من رانی (روا الترمذی)

اس مسلم کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے یا میرے کسی صحابی کو دیکھا میری امت میں میرے صحابہ کی مثال ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اصحاب رسول ﷺ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کسی کا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو وہ ان لوگوں کے طریقے کو اپنائے جو دنیا سے تشریف لے جاچکے ہیں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے کولازم پکڑے اس لئے کہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ "اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم" یہ لوگ محمد ﷺ کے ساتھی ہیں "کانو افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا" اس امت میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے ان کے دل بہت ہی نیکو کار تھے علم میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے وہ خود مسائل شرعیہ کااختراع نہیں کرتے۔ "اختارهم الله لصحبة نبيه واقامة دينه" اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سے انہیں اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ "فاعرفوا فضلهم واتبعوهم على اثرهم و تمسکوابما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم کانوا على الهدى المستقيم" اس لئے تم ان کے مرتبہ کالحاظ رکھو ان کے قدم بقدم چلو اور جہاں تک ہوسکے ان کے اخلاق وفضائل کو اپناؤ کیونکہ یہ ہستیاں راہ مستقیم پر گامزن تھیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اللہ و رسول ﷺ کے رنگ میں ایسے رنگے گئے ہیں کہ دوئی کے باوجود ان کو دیکھ کردوئی کا احساس نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا اور ان کے اس رنگ کو دیکھ کر مسلمان تو مسلمان کافر تک ان کی خوشنمائی کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتے تھے۔

رتبہ صدیقؓ:۔ جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جرائیل علیہ السلام پہلی وحی لیکر آئے اور آپ اس منظر سے خوفزدہ ہوگئے تو آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا چونکہ آپ کے اوصاف حمیدہ میں سے یہ باتیں ہیں کہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرنے والے ہیں (۲) لوگوں کے بوجھ اٹھانے والے ان کی خیرو خبر رکھنے والے ہیں۔ (۳) جسکے پاس کچھ نہیں ہے اس کو کما کر دینے والے ہیں (۴) مہمان نوازی کرنے والے ہیں اور (۵) مشکلات کے وقت لوگوں کی مدد کرنے والے اس لئے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی بھی ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔ اب آپ انہی نبوتی اوصاف کہکشاں کی دلآویز جھلک آپ ﷺ کے زندگی وعالم بالا کے ساتھی حضرت ابوبکرؓ میں دیکھیے۔

نبوتی اوصاف حمیدہ کی شہادت ایک بیوی کی اپنے چشم دید واقعات کی بنا پر اپنے شوہر کے حق میں تھی اور ان صدیقی فضائل محمودہ کی شہادت ایک کافر کی اپنے چشم دید واقعات کی بنا پر ایک اللہ و رسول ﷺ کے محب کے حق میں ہے اور پھر اس کافر کی یہ شہادت کافروں کے مجمع عام میں تھی جس پر کسی کافر کو بھی انکار کی ہمت نہیں ہوئی۔ اور وہ انکار بھی کیسے کرسکتے تھے جب کہ ان کے یہ جملہ اوصاف خود انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں پر مظالم کی انتہا کر دی تو دیگر بہت سے صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ حبشہ کی طرف ہجرت کے لئے نکل کھڑے ہوئے برک غماد (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو وہاں قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی وہ تمام حالات وواقعات سننے کے بعد آپ کو واپس مکہ لے آیا اور شام کے وقت قریش کے معززین سے مل کر مجمع عام میں ان سے کہا ابوبکرؓ جیسی مقتدر ہستیوں کو نہ تو خود مکہ سے نکلنا چاہئے۔ اور نہ ہی کسی کو یہ حق پہنچتا ہے وہ ان کو نکالے ارے تم لوگ ایسے شخص کو یہاں سے نکال رہے ہو جوکہ (۱) ایسے کو کما کر دیتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے (۲) جوکہ صلہ رحمی کرنے والا ہے (۳) لوگوں کے بوجھ اٹھانے والا' ان کی ذمہ داریاں قبول کرنے والا ہے۔ (۴) مہمان نواز ہے (۵) مشکلات کے وقت لوگوں کی مدد کرنے والا ہے۔

ابن الدغنہ کی یہ سب باتیں سن کر قریش نے کسی بات کی تکذیب نہیں کی (صحیح بخاری) یہ تھی کائنات میں انبیاء کے بعد تمام اولاد آدم میں افضل واکرم ہستی کے بارے میں کفار قریش کے سرکردہ آدمی کی شہادت اوراب کفار قریش کے بزرگ عمر رسیدہ سردار عروہ بن مسعود کی جملہ انصار ومہاجر صحابہ کرامؓ کے مجسم پیکر سمع وطاعت ہونے کی گواہی صلح حدیبیہ کے موقع پر کافروں کا یہ سب سے بزرگ اور معمر سیاست دان عروہ بن مسعود نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے حالات کا جائزہ لیکر واپس اپنی قوم کے پاس گیا تو ان سے برملا کہا۔ اے میری قوم، اللہ کی قسم میں بڑے بادشاہوں کے دربار میں پہنچا ہوں یہاں تک کہ دنیا کی عظیم حکومتوں کے بادشاہوں قیصر وکسریٰ اور نجاشی سے ملا ہوں، میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کر رہے ہوں، جتنی محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ وہ جب بھی تھوکتے ہیں تو وہ بجائے زمین پر گرنے کے ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا ہے اور وہ آدمی اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب بھی انہیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اسکی انجام دہی کے لئے دوڑ پڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو وہ وضو کے پانی پر ایسے جھپٹ پڑتے ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو زخمی کردیں اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو سب کے سب ان کے سامنے اپنی آواز کو پست کرلیتے ہیں وہ آپ ﷺ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ان سے نظر تک نہیں ملاتا۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ انہوں نے جو شرائط پیش کیں ہیں انہیں بلا پس وپیش قبول کرلو (صحیح بخاری)

اگر ہم ہماری حکومت اور چھوٹے سے بڑے تک اپنے ایمان کی سلامتی اپنے جان ومال کا تحفظ اور اپنی بقاء وسلامتی چاہتے ہیں تو ان مقدس ولاثانی ہستیوں کی عزت وناموس اور ان کے شرف واحترام کا پاس رکھیں اور جولوگ ان کے خلاف لب کشائی کرکے اپنے باقی ماندہ ایمان سے ہاتھ دھو رہے ہیں ان کے منہ کو لگام دیں ورنہ یاد رکھیں کل روز محشران پاک طینت ہستیوں کو اپنا منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے اور اللہ اور رسول

ﷺ کی پھٹکار علیحدہ برسے گی۔

اس لئے ہم حکومت پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ ان بدباطنوں تقیہ کے رسیاؤں اور حب اہل بیت کا لبادہ اوڑھ کر یاران نبی ﷺ سے بغض رکھنے والوں ان پر سب وشتم کے تیر چلانے والوں اور ان پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگانے والوں کے منہ میں لگام دے ورنہ حقیقتہ ان کی تنقیص سے نعوذ باللہ اللہ کے رسول ﷺ کی تنقیص لازم آتی ہے ان کی عزت لٹنے سے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی عزت لٹتی ہے اور ان پر کفر و ارتداد کے فتوؤں سے نبی ﷺ کی تبلیغ آپ کی صحبت اور آپ کی دی ہوئی تعلیم پر حرف آتا ہے اور یہ لازم آتا ہے کہ "نعوذ باللہ" تیس سال کی مدت میں آپ کچھ نہ کرسکے اور خالی ہاتھ دنیا سے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مقام صحابہ اور احترام صحابہ سمجھنے کی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے۔ آمین